سوال

)(311)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ی) مشت زنی (ہاتھ سے منی نکالنا) کے بارے میں شیخ کا کیا حکم ہے؟ ... (ص ۲۶۶)؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مد!

ماء کے صحیح ترین قول کے مطابق مشت زنی حرام ہے ،جمہور کا بھی یہی قول ہے اوراس کی دلیل حسب ذیل ارشادباری تعالی کا عموم ہے :

ن ہُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون ۵/۲۳۔۷)

نے ہیں مگراپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جوان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اورجوان کے سوااوروں کے طالب ہوں ،وہ (اللہ کی مقررکی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں ۔''

ت میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جواپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اورصرف اپنی بیویوں یالونڈیوں ہی کواپنی جنسی تسکین کے لئے استعمال کرتے ہیں اورفرمایاکہ جوشخص اس کے علاوہ کوئی اورطریقہ اختیارکرتا ہے خواہ وہ کوئی طریقہ بھی ہوتووہ حد سے گزرنے والااوراللہ تعالی کے حلا

چنانچہ ان آیات کے عموم میں مشت زنی بھی شامل ہے جیساکہ حافظ ابن کثیر

ہ علیہ اورکئی دیگرائمہ نے اس کی نشاندہی فرمائی ہے ۔مشت زنی کے نقصانات بہت زیادہ اوراس کا انجام بھی بے حد خطرناک ہے مثلااس سے جسمانی قوتیں ختم اوراعصاب کمزورہوجاتے ہیں اوراسلامی شریعت نے ہراس کام کوممنوع قراردیا ہے جوانسان کے دین ،جسم ،مال اورعزت وآبرو کے لئے نقصا

فق ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''المغنی ''میں فرماتے ہیں :

نے مشت زنی کی تواس نے ایک حرام فعل کاارتکاب کیا ،اگراس سے انزال نہ ہوتوروزہ فاسد نہیں ہوگااوراگرانزال ہوگیا توروزہ فاسد ہوجائے گا ،اس لئے کہ یہ فعل بوسہ کی طرح ہے ۔''

یعنی جس طرح بوسہ لینے سے انزال نہ ہوتوروزہ فاسد نہیں ہوتااوراگرانزال ہوجائے توروزہ فاسد ہوجائے گا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ''مجموع الفتوی ص ۹ج ۳۴''میں فرماتے ہیں :

شت زنی حرام ہے ،امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں بھی صحیح ترین قول یہی ہے کہ جس نے اس فعل کاارتکاب کیااسے تعزیری سزادی جائے گی ،امام احمد کے مذہب میں دوسرے قول کے مطابق یہ فعل حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے ،اکثرائمہ زناوغیرہ کے خوف کی صورت میں بھی اسے جائز قرارنہیں دیتے ۔

ج ۵ص ۶۹،''میں فرماتے ہیں :

ے سورہ المومنون کی یہ آیت کریمہ ''فمن ابتغی ''۔۔۔۔۔ کا عموم اس بات پردلالت کرتا ہے کہ مشت زنی (جسے عربی میں جلد عمیرہ اورالخضخضۃ بھی کہا جاتا ہے) ممنوع ہے کیونکہ جس شخص نے ہاتھ سے تلذذحاصل کیا حتی کہ اسے انزال ہوگیا تواس نے اللہ تعالی کے حلال کردہ طریقے کے علاوہ اورطریقہ اختیارکیا۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالحکیم نے کہا ہے کہ میں نے حرملہ بن عبدالعزیز سے سناکہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشت زنی کرنے والے کے بارے میں پوچھا توانہوں نے والذین ہم لفروجھم حافظون سے لے کرالعادون تک کی آیات تلاوت فرمادیں ۔

ں فرماتے ہیں کہ مجھے بظاہریوں معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ،امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اوردیگراہل علم کااس آیت کریمہ سے مشت زنی کی ممانعت کے بارے میں استدلال صحیح ہے ۔قرآن مجید سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اورپھرقرآن مجیداورسنت سے اس کے خلاف بھی کوئی بات ثابت نہیں ہے

بھی وقت ضرورت جسم سے فضلہ نکالنا ہے لہذایہ بھی فصداورسینگی پرقیاس کی وجہ سے جائز ہے جیساکہ ایک شاعرنے بھی کہا ہے

اذاحللت بوادلاانیس بہ

فاجلد عمیرۃ لاعارولاحرج

کسی ایسی وادی میں فروکش ہوجہاں دوست (بیوی) نہ ہوتومشت زنی کرلواس میں کوئی عاریاحرج نہیں ہے ۔''

ہ علیہ کا مقام ومرتبہ اگرچہ مسلم لیکن آپ کا یہ قیاس عموم قرآن کے خلاف ہے اورجوقیاس اس طرح کا ہواسے فساداعتبارکی وجہ سے ردکردیا جاتا ہے جیساکہ ہم نے اس کتاب مبارک (تفسیر قرطبی) میں کئی بارذکرکیا اورصاحب ''مراقی السعود''کے اس قول کا حوالہ بھی دیا ہے کہ

والخلف للنص اواجماع دعا

فسادالاعبارکل من وعی

ماع کے خلاف جوقیاس ہواسے تمام اہل علم نے فسادالاعتبارکے نام سے موسوم کیا ہے ۔''

ہ تعالی کا ارشادگرامی ہے :

فُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (المومنون ۵/۲۳)

نی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

راس سے صرف ان دوصورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جوحسب ذیل ہیں :

ملیٰ5 أَزۡوَٰجِهِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُهُمۡ (المؤمنون ۲۳/۶)

ہے یا (کنیزوں سے) جوان کی ملک ہوتی ہیں۔''

تعالیٰ نے صرف ان لوگوں کوملامت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جوصرف اورصرف بیوی یالونڈی کی جنسی تسکین کا ذریعہ بناتے ہیں اورپھران ان دوصورتوں کے سوادیگر تمام طریقوں اورصورتوں سے منع کرتے ہوئے بے حد جامع الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا :

ٖ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الۡعَادُونَ (المؤمنون ۲۳/۷)

ااوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

ب وشبہ یہ عموم مشت زنی کرنے والے کوبھی شامل ہے۔ عموم قرآن کے ظاہر سے اعراض صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے جب کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی دلیل موجود ہوجس کی طرف رجوع کرنا واجب ہواوروہ قیاس جونص کے خلاف ہووہ ساسد الاعتبار ہے جیساکہ ہم نے قبل ازیں

ابوالفضل عبداللہ بن محمد صدیق حسنی ادریسی اپنی کتاب الاستقصاء لادلة تحریم الاستمناء اوالعادة السریة میں لکھتے ہیں کہ مالکیہ، شافعیہ، حنفیہ اورجمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ مشت زنی حرام ہے اوریہی مذہب صحیح ہے، اس مذہب کے خلاف کوئی بات کہنا جائز نہیں ہے جیساکہ ان دلائل سے واضح ہوتا ہے، جنہیں بتوفیق الٰہی ذیل میں

ل اول :

نادباری تعالیٰ ہے :

ن هُمۡ لِفُرُوجِهِمۡ حَٰفِظُونَ إِلَّا عَلَىٰٓ5 أَزۡوَٰجِهِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُهُمۡ فَإِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ٱبۡتَغَىٰ6 وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الۡعَادُونَ (المؤمنون ۲۳/۵۔۷)

یوں سے یا (کنیزوں سے) جوان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے میں) انہیں ملامت نہیں اورجوان کے سوااوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

، آیات کریمہ سے استدلال ظاہر ہے اوروہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ حرام کاموں سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ قابل ملامت نہیں ہیں جواپنی بیویوں اور مملوکہ لونڈیوں کے قریب جاتے ہیں یعنی شرم گاہوں کی حفاظت کے عموم سے

دُودَ اللَّهِ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الظَّـٰلِمُونَ (البقرۃ ۲/۲۲۹)

ر کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے، وہ ظالم ہوں گے۔''

ا یہ آیت عام ہے اوراس میں جنسی عمل کے لئے بیویوں اورلونڈیوں کے استعمال کے سوادیگر تمام طریقوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ مشت زنی بھی بلاشبہ ان دوصورتوں کے علاوہ ہے لہذا یہ بھی حرام ہے اوراس فعل کا مرتکب نص قرآن کی روشنی میں ظالم ہے۔ اس کتاب کے فاضل مصنف نے اس کے بع

علم طب کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مشت زنی سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مثلااس سے

(۱) نظر بے حد کمزور ہوجاتی ہے (۲) عضو تناسل کمزور ہوکراس میں جزوی طور پر ڈھیلا پن پیدا ہوجاتا ہے یا وہ کلی طور پر ہی اس قدر ڈھیلا ہوجاتا ہے کہ مشت زنی کرنے والا عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے کیونکہ اس میں رجولیت کا وہ اہم امتیاز ختم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت ع

اس تفصیل سے سائل کے سامنے بلاشک وشبہ یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ ان مذکورہ دلائل اوراس عادت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نقصانات کی وجہ سے مشت زنی حرام ہے، منی ہاتھ سے خارج کی جائے یا روئی وغیرہ سے شرم گاہ کی شکل بنا کر ہر طرح (طبعی عمل کے سوا) حرام ہے۔ واللہ اعلم۔